رکوع سے سجدے میں

جانے کی کیفیّت

تحریر

ابوعدنان محمد منیر قمر

ترجمان سپریم کورٹ الخبر

وداعیہ متعاون اسلامک سنٹر۔ الدمام، الظہران، الخبر

(سعودی عرب)

نشر و توزیع

مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ (سیالکوٹ، پاکستان)

توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)

مسلک اہل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اہلِ الحدیث کی تحریر وتقاریر کا مرکز **www.ahlehadees.com**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اشاعت کے دائمی حقوق بحقِ مؤلف محفوظ ہیں

نامِ کتاب	: رکوع سے سجدے میں جانے کی کیفیّت
مولّف	:ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین
ترتیب	:آنسہ شکیلہ قمر
سال طباعت	: سنہ ۱۴۲۲ھ - سنہ ۲۰۰۲ء
تعدادِ طباعت	: ۵۰۰۰
باہتمام	: مولانا غلام مصطفیٰ فاروق
	وجناب محمد رحمت اللہ خان، ایڈووکیٹ
کمپوزنگ	:شاہد ستار اور مسعود سہیل

پاکستان میں ملنے کے پتے:

مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ ولا ہور

المکتبہ السّلفیہ شیش محل روڈ، لاہور

اسلامی اکیڈمی، اردو بازار، لاہور

احمد بک کارپوریشن، راولپنڈی

مکتبہ علمیہ، کراچی

نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

ہندوستان میں ملنے کے پتے:

توحید پبلیکیشنز، ایس. آر. کے. گارڈن

بنگلور۔فون. ۶۶۵۰۶۱۸

چارمینار بک سٹور

چارمینار روڈ، شیواجینگر، بنگلور۔ا

مسلک اھل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر وتقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرستِ مضامین

شمار	مضمون	صفحہ نمبر	شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	پیش لفظ	4	15	دلیلِ سوم	12
2	سجدے میں جانے کی کیفیّت	5	16	تردید نظریۂ اضطراب	13
3	پہلے ہاتھ رکھنے کے دلائل	5	17	تردیدِ دعوائے نسخ	14
4	پہلی دلیل	5	18	ایک اثر فاروقی	16
5	تردید نظریۂ ضعف	6	19	اُنٹ کے گھٹنے؟	17
6	تردید نظریۂ قلب واضطراب	6	20	ازروئے لغت	18
7	دوسری دلیل	7	21	مشکل الآثار وشرح معانی الآثار	19
8	تیسری دلیل	8	22	کتبِ حدیث کی روشنی میں	20
9	چوتھی دلیل	8	23	خلاصہ	21
10	پانچویں دلیل	9	24	علاّمہ ابن قیمؒ کی وجوہاتِ ترجیح	22
11	پہلے گھٹنے رکھنے کے دلائل	10	25	مختلف مواقف	22
12	دلیلِ اول	10	26	اسباب ووجوہاتِ ترجیح	24
13	اسکی استنادی حیثیّت	10	27	ایک وضاحت	26
14	دلیلِ دوم	12	28	تراجم وتصانیف محمد منیر قمر	28

مسلک اھل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر وتقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

﴿إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ﴾

اَمَّا بَعْدُ!

معزز قارئین! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز کے قیام اور رکوع وقومہ سے فارغ ہوکر سجدے میں جانے کی کیفیت کے سلسلہ میں اہلِ علم کے یہاں دو رائے پائی جاتی ہیں۔

۱۔ قومہ سے سجدہ کیلئے پہلے زمین پر ہاتھ لگائیں اور پھر ساتھ ہی گھٹنے لگالیں۔

۲۔ پہلے گھٹنے زمین پر لگائیں اور پھر ہاتھ۔

احادیثِ رسول ﷺ اور اسوۂ نبوی ﷺ کے حوالے سے ان دونوں میں سے صحیح تر طریقہ کی تلاش کیلئے یہ رسالہ لکھا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ مؤلف مرتبہ اور تمام معاونین کی محنت کو شرفِ قبول سے نوازے اور تمام قارئین کو ''صحیح تر'' پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۴/۳/۱۴۲۲ھ

۶/۶/۲۰۰۱ء

ابو عدنان محمد منیر قمر نواب الدین
ترجمان، سپریم کورٹ، الخبر
وداعیہ متعاون، مراکز دعوت وارشاد
الدمام، الخبر، الظہران (سعودی عرب)

مسلک اہل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اہلِ الحدیث کی تحریر وتقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سجدے میں جانے کی کیفیت

رکوع قومہ اور نکے اذکار سے فارغ ہوکر سجدہ کیا جاتا ہے، جسکے لئے زمین پر پہلے ہاتھ پھر گھٹنے رکھنے کا طریقہ بھی مروج ہے اور پہلے گھٹنے اور پھر ہاتھ رکھنے کا بھی، اور ان دونوں طریقوں میں سے از روئے دلیل کونسا انداز قوی و صحیح تر ہے، اس بات کا پتہ لگانے کیلئے دونوں کے دلائل کا جائزہ لینا ضروری ہے۔[1]

پہلے ہاتھ رکھنے کے دلائل:

تو آیئے پہلے زمین پر ہاتھ اور پھر گھٹنے رکھنے والوں کے دلائل دیکھیں:

پہلی دلیل:

التاریخ الکبیر للبخاری، ابوداوٗد، نسائی، مشکل الآثار و شرح معانی الآثار طحاوی، دارمی، دارقطنی، بیہقی، محلیٰ ابن حزم، شرح السنہ بغوی، کتاب الاعتبار بین الناسخ والمنسوخ من الآثار للحازمی اور مسند احمد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ﴾[2]

تم میں سے جب کوئی سجدہ کرے تو اسطرح نہ بیٹھے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے، بلکہ گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ رکھنے چاہییں۔

---

[1] یہ ہماری چند ریڈیائی تقاریر کا مجموعہ ہے، جو ریڈیو متحدہ عرب امارات ام القیون سے نشر کی گئی تھیں۔

[2] شرح السنہ بغوی ۳/۱۳۵، مسند احمد ۲/۳۸۱، الفتح الربانی للبنّاء ۳/۲۷۶، ابوداوٗد مع العون ۳/۷۰، ترمذی مع التحفہ ۲/۱۳۶، مشکوٰۃ بتحقیق البانی ۱/۲۸۲، الارواء للالبانی ۲/۷۸، دارقطنی ۱/۱/۳۴۴، محلیٰ ابن حزم ۲/۴/۱۶۹، بیہقی ۲/۹۹۔۱۰۰، الاعتبار امام حازمی ص ۷۹۔

مسلک اھل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[1] تردید نظریہ ضعف:

اس حدیث کو کثیر کبار محدّثینِ کرام نے صحیح قرار دیا ہے جسکی تفصیل کیلئے شرح السنہ کی تحقیق ازشیخ شعیب الأرناؤوط (۳/ ۱۳۵)، زادالمعاد کی تحقیق ازشیخ شعیب الاناؤوط وشیخ عبد القادر الارناؤوط (۱/ ۲۲۳)، ارواء الغلیل ازشیخ البانی (۲/ ۷۸)، شرح المواہب زرقانی (۷/ ۳۲۰) ،کمافی الارواء (۲/ ۷۸) وتحقیق الاحسان (۵/ ۲۴۰)، المجموع شرح المہذّب امام نووی (۳/ ۳۹۴) دیکھیں جاسکتی ہیں۔علاّمہ عبدالرحمٰن مبارکپوری نے تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی میں کہاہے کہ یہ حدیث صحیح ہے یا کم ازکم حسن لِذاتہٖ ہے،اوراسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔ [۳]

اورحافظ عبدالحق اشبیلی کی الاحکام الکبریٰ سے نقل کیا گیاہے کہ انھوں نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیاہے،جبکہ ان کی دوسری کتاب ''کتاب التوحید'' میں لکھاہے کہ یہ حدیث اُس حدیث سے سند کے اعتبار سے زیادہ بہتر ہے،جسمیں کہ گھٹنے پہلے رکھنے کا ذکر آیا ہے۔ [۴]

[2] تردید نظریہ قلب واضطراب:

البتہ امام ابن قیمؒ نے کہاہے کہ اس حدیث میں قلبِ متن واضطراب پایا جاتاہے کہ دراصل حدیث یوں تھی:

﴿وَلْيَضَعْ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ﴾ اسے چاہیئے کہ ہاتھوں سے پہلے گھٹنے زمین پر رکھے۔

اورمختلف روایات میں اس کے الگ الگ الفاظ آئے ہیں اوراس سلسلہ میں جو گفتگو انہوں نے زادالمعاد میں کی ہے،وہ جلداوّل کے صفحہ ۲۲۳ سے لیکر ۲۳۱ تک پھیلی ہوئی ہے۔اس پر زادالمعاد کے محقّقین شیخ شعیب وعبدالقادر نے تحقیق زادالمعاد میں (۱/ ۲۲۳۔۲۳۰) میں شیخ احمد شاکر نے تحقیق

---

[۳] تحفۃ الاحوذی علاّمہ عبدالرحمٰن مبارکپوری ۱۳۸/۲

[۴] بحوالہ صفۃ الصلوٰۃ للألبانی ص ۸۱ والإرواء ۷۸/۲، مشکوٰۃ ۲۸۲/۱۔

مسلک اھل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر وتقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترمذی (۱/ ۵۸-۵۹) میں، علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری نے تحفۃ الاحوذی (۲/ ۱۳۸-۱۳۹) میں اور علامہ البانی نے صفۃ الصلوٰۃ صفحہ ۸۲ پر مختصراً اور ارواء الغلیل (۲/ ۱۷۵-۱۸۰) میں اور الضعیفۃ (۲/ ۳۲۸-۳۳۲) میں مفصّل تعاقب کیا ہے، اور علامہ ابن قیم کے اس نظریۂ قلب واضطراب کی سختی سے تردید کی ہے، اور دلائل بھی ذکر کئے ہیں جنکی تفصیلات متعلقہ، مذکورہ مقامات پر دیکھی جاسکتی ہیں۔

دوسری دلیل:

پہلے ہاتھ اور پھر گھٹنے رکھنے کی دوسری دلیل صحیح بخاری شریف میں تعلیقاً اور موقوفاً علی ابن عمر رضی اللہ عنہم اور صحیح ابن خزیمہ و دارقطنی، بیہقی، معانی الآثار طحاری و کتاب الاعتبار حازمی اور مستدرک حاکم میں موصولاً اور مرفوعاً مروی ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت نافع بیان فرماتے ہیں:

﴿كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ﴾[۵] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ گھٹنوں سے پہلے ہاتھ (زمین) پر رکھا کرتے تھے۔

اور دیگر کتب میں مرفوعاً یوں ہے حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرماتے ہیں:

﴿اَنَّهُ كَانَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ ذَالِكَ﴾[۶] وہ (ابن عمر رضی اللہ عنہ) گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ رکھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ نبی ﷺ ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام حاکم نے صحیح قرار دیا ہے اور علامہ ذہبی نے تلخیص المستدرک میں انکی بات پر موافقت کی ہے۔ حافظ ابن حجر نے بلوغ المرام میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے، اور فتح الباری میں گھٹنے

---

۵ بخاری مع الفتح ۲/ ۲۹۰۔

۶ بخاری ۲/ ۲۹۰، ابن خذیمہ ۱/ ۳۱۹ و صحّحہ للالبانی، بیہقی ۲/ ۱۰۰، دارقطنی ۱/ ۳۴۴، الضعیفہ للالبانی ۲/ ۳۳۱، الاعتبار ص ۷۹، بلوغ المرام حافظ ابن حجر عسقلانی ۱/ ۱/ ۱۸۶ مع سبل السلام۔

مسلک اھلِ حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے رکھنے والی حدیث پر ترجیح دی ہے اور محدّث البانی نے ارواء الغلیل اور صحیح ابن خزیمہ پر اپنی تعلیقات میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔ ۷

تیسری دلیل:

امام حاکم نے مستدرک میں کہا ہے: اس مسئلہ میں میرا دل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی اس حدیث کی طرف زیادہ مائل ہے، جس میں پہلے ہاتھ اور پھر گھٹنے زمین پر لگانے کا ذکر ہے اور یہ اسلئے کہ اس کی تائید میں صحابہ و تابعین سے مروی آثار بکثرت ہیں۔ ۸

چوتھی دلیل:

سنن کبریٰ بیہقی میں ایک روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں مرفوعاً مروی ہے:

﴿إِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْجَمَلُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ عَلىٰ رُكْبَتَيْهِ﴾ ۹ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے، بلکہ اسے چاہیئے کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔

امام بیہقی نے اسے روایت کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اگر یہ محفوظ ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سجدہ جاتے وقت پہلے ہاتھ اور پھر گھٹنے زمین پر رکھے جائیں۔ امام بیہقی نے یہ محض اپنے خدشہ کا اظہار فرمایا ہے، جبکہ اس مفہوم کی حدیث ہم ذکر کر آئے ہیں، جسے کبار محدثین نے محفوظ و صحیح اور راجح قرار دیا ہے۔ لہٰذا اس روایت سے استدلال نہیں تو استشہاد میں مضایقہ نہیں ہے۔

---

۷ تحقیق ابن خذیمہ ۱/۳۱۸، مستدرک حاکم و تلخیص الذھبی ۱/۲۲۶ قدیم و ۱/۳۴۹ جدید، ارواء الغلیل ۲/۷۷، بلوغ المرام ۱/۱/۱۸۶، فتح الباری ابن حجر ۲/۲۹۱۔

۸ حوالہ سابقہ

۹ بیہقی ۲/۱۰۰ و زاد المعاد ابن قیم ۱/۲۳۰

مسلک اھل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچویں دلیل:

امام اوزاعیؒ نے فرمایا ہے:

﴿اَدْرَکْتُ النَّاسَ یَضَعُوْنَ اَیْدِیَهُمْ قَبْلَ رُکَبِهِمْ وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِیْهِ حَدِیْثٌ﴾ ١٠

میں نے لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو پایا ہے کہ وہ گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھتے تھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے اس معاملہ میں ایک حدیث بھی مروی ہے۔

غرض امام مالک اور اوزاعیؒ کا یہی مسلک ہے کہ سجدہ جاتے وقت پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے جائیں اور پھر گھٹنے۔ امام ابن الجوزی نے التحقیق میں اور امام ابن قدامہ نے المغنی میں امام احمد بن حنبلؒ کا بھی یہی مسلک بتایا ہے، اگرچہ ان سے دوسری روایت بھی ملتی ہے۔ علّامہ ابن حزم بھی اسی کے قائل تھے اور ابن ابی داؤد کے بقول تمام اہلحدیث ومحدّثین کا بھی یہی مسلک ہے، جیسا کہ علّامہ ابن قیم نے زادالمعاد جلد اول صفحہ ٢٣٠ پر، ابن حزم نے المحلی جلد دوم جزء چہارم صفحہ ١٢٩ پر، امام بغوی نے شرح السنہ جلد سوم صفحہ ١٣٤ پر، حافظ ابن حجر نے فتح الباری جلد دوم صفحہ ٢٩١ پر، علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری نے تحفۃ الأحوذی جلد دوم صفحہ ١٣٥ پر، علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے عون المعبود جلد سوم صفحہ ٧١ پر، امام شوکانی نے نیل الاوطار جلد اول جزء دوم صفحہ ٢٥٣-٢٥٤ پر امام حازمی نے کتاب الاعتبار صفحہ ٨٠ پر اور ابن قدامہ نے المغنی جلد اول صفحہ ٥١٤ پر، تفصیل ذکر کی ہے۔ اور امام ابوداؤد کے بیٹے نے اسے ہی اہل مدینہ کا مذہب قرار دیا ہے۔ ١١

---

١٠ لاعتبار ص ٨٠ نقلہ عن ابن المنذ روزادالمعاد ١/٢٣٠، مسائل الامام المروزی (١/١٤٧) کمافی صفۃ الصلوٰۃ ص ٨١ وصحّحہ۔

١١ نیل الاوطار امام شوکانی ١/٢/٢٥٥۔

مسلک اھل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر وتقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے گھٹنے رکھنے کے دلائل:

اوراب باری ہے اس سلسلہ میں دوسرے مسلک یعنی سجدہ جاتے وقت پہلے گھٹنے زمین پر رکھنے کے دلائل کی، چنانچہ اس نظریہ کے قائلین بھی بعض احادیث سے استدلال کرتے ہیں مثلاً:

دلیلِ اول:

انکی پہلی دلیل وہ حدیث ہے جو سُنن اربعہ ودارمی، دارقطنی وبیہقی، ابن خزیمہ وابن حبان، شرح السنہ بغوی اور کتاب الاعتبار حازمی میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جسمیں وہ فرماتے ہیں:

﴿رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا سَجَدَ یَضَعُ رُکْبَتَیْهِ قَبْلَ یَدَیْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ یَدَیْهِ قَبْلَ رُکْبَتَیْهِ﴾ ۱۲

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سجدہ کرتے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھتے اور جب اٹھتے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اٹھاتے۔

اسکی استنادی حیثیّت:

اس حدیث کوروایت کرنے بعدخودامام دارقطنی، ترمذی، بیہقی اور حازمی نے اسکی شدید جرح کی ہے اوراسکے مرفوعاً وموصولاً صحیح ہونے پرکلام کیا ہے اورامام حازمی نے امام طحاوی اوردیگر متقدمین حفّاظ کی طرف بھی اسی جرح کومنسوب کیا ہے اورحافظ ابن حجر نے بھی ذکر کئے گئے حفاظ کے علاوہ ابن ابی داوٗد سے بھی جرح نقل کی ہے۔ ۱۳

علّامہ عظیم آبادی ومبارکپوری نے اپنی شروحِ سنن میں اورشیخ شعیب وعبدالقادرارناوٗط نے تحقیق زادالمعاد میں (۱/۲۲۳) یہ جرحیں نقل کی ہیں۔امام شوکانی نے ان حفّاظ کے علاوہ امام نسائی سے

---

۱۲ ابوداوٗد ۳/۶۸، ترمذی ۲/۱۳۴، شرح السنہ ۳/۱۳۳، بیہقی ۲/۹۸، ابن حبان ص ۱۳۲ الموارد، الضعیفہ للالبانی ۲/۳۲۹، الإرواء ۲/۷۵، التلخیص ابن حجر ۱/۱/۲۵۴، دارقطنی ۱/۱/۳۴۵، الإعتبار ص ۸۰۔

۱۳ متعلّقہ حوالہ جات سابقہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اس روایت کی سند پر جرح نقل کی ہے۔[۱۴]

اور دورِ حاضر کے معروف محدّث علاّمہ البانی نے اس روایت کو تحقیق مشکوٰۃ (۲۸۲/۱)، ارواء الغلیل ۲/ ۷۵-۷۷ اور الاحادیث الضعیفہ (۲/ ۳۲۸-۳۳۲) میں ضعیف قرار دیا ہے۔

شرح السنہ بغوی کی تحقیق میں شیخ شعیب نے اسکے دو اور طُرق بھی بتائے ہیں، جن میں سے ایک ابوداؤد میں **محمد بن حجاده عن عبدالجبار بن وائل عن أبيه** والا طریق ہے، جبکہ عبدالجبار کے اپنے والد سے سماع کی خود ہی نفی بھی کی ہے۔ اور آگے چل کر "تنبیہ" کے زیرِ عنوان لکھا ہے کہ **موارد الظمآن فی زوائد ابن حبان** میں اسرائیل بن برنس کے طریق سے بھی یہ حدیث مروی ہے اور اگر یہ اسرائیل شریک سے متحرّف نہ ہو تو پھر یہ شریک کیلئے اچھی متابعت ہے، اور اسکی سند صحیح ہے، جبکہ حفّاظ میں سے کسی نے اس طرف توجہ نہیں دلائی، سوائے ملاّ علی قاری کے، انھوں نے المرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ابن حجر ہیثمی سے نقل کیا ہے کہ اس حدیث کے دو طریق اور بھی ہیں اور انکی مراد شاید یہی ابوداؤد اور ابن حبان والے دونوں طریق ہوں۔[۱۵]

لیکن شیخ البانی نے ملاّ علی قاری کی اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

﴿وَلَا تَغْتَرَّ لِمَا حَكَاهُ الشَّيْخُ الْقَارِئُ عَنِ ابْنِ حَجَرِ الْفَقِيهِ: اَنَّ لَهُ طَرِيْقَيْنِ آخَرَيْنِ فَاِنَّهُ مِنْ أَوْهَامِهِ﴾[۱۶]

علاّمہ ملاّ علی قاری نے ابن حجر فقیہہ سے جو نقل کیا ہے کہ اسکے دو اور بھی طریق ہیں؛ اس سے دھوکے میں نہیں آنا چاہیئے، کیونکہ یہ انکے اوہام (وہموں) میں سے ہے۔

---

[۱۴] النیل ۲۵۳/۲/۱۔

[۱۵] تحقیق شرح السنہ ۱۳۳/۳-۱۳۴

[۱۶] تحقیق مشکوٰۃ ۲۸۲/۱

مسلک اہلِ حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اہلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور موارد الظمآن (صفحہ ۱۳۲، حدیث ۴۸۷) کی سند میں اسرائیل واقعی متحرّف ہے کیونکہ اصل ابن حبان میں یہاں شریک ہے۔ ۱۷ جو کہ ضعیف ہے۔

معلوم ہوا کہ یہ روایت ضعیف ہے، درجۂ صحت وحسن کو نہیں پہنچتی۔ اگرچہ ابن حبان وابن خزیمہ اور ابن سکن وغیرہ نے اسکی تصحیح کی ہے۔

دلیلِ دوم:

اِسی مفہوم کی ایک روایت ابن ماجہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے، جس میں ہے:

﴿كَانَ يَخِرُّ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَلَا يَتَّكِئُ﴾ ۱۸ آپ گھٹنوں کے بل نیچے جاتے تھے اور ٹیک نہیں لیتے تھے۔

اس روایت کی سند میں کئی راویوں کے مجہول ہونے کی وجہ سے امام ابن المدینی اور بعض دیگر محدّثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، جیسا کہ لسان المیزان، میزان الاعتدال اور التقریب وغیرہ کتبِ رجال اور نقد وجرح میں معاذ بن محمد اور محمد بن معاذ کے تراجم میں مذکور ہے۔ ۱۹

دلیلِ سوم:

سنن دار قطنی وبیہقی، مستدرک حاکم ومحلّی ابن حزم، الاحادیث المختارہ للضیاء المقدسی اور الاعتبار حازمی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

---

۱۷ دیکھئے الاحسان ۲۳۷/۵، حدیث: ۱۹۱۲ بتحقیق الارناؤوط

۱۸ ابن حبان ص ۱۳۴ الموارد

۱۹ بحوالہ الضعیفہ ۳۲۸/۲

www.ahlehadees.com مسلک اھل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر وتقاریر کا مرکز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کو روایت کر کے خود امام دارقطنی و بیہقی نے اسکی سند و متن پر تنقید کی ہے اور امام بیہقی، ابن قیم اور ابن حجر نے اسکی سند کے ایک راوی العلا بن اسماعیل کو مجہول قرار دیا ہے جیسا کہ زاد المعاد اور التلخیص الجبیر میں ہے۔[۲۱]

اور ابن ابی حاتم نے اپنے والد امام ابو حاتم سے العلل میں نقل کیا ہے کہ انھوں نے اس حدیث کو ''منکر'' قرار دیا ہے۔[۲۲]

[3] تردید نظریۂ اضطراب:

مصنف ابن ابی شیبہ، بیہقی، سنن اثرم اور معانی الآثار طحاوی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے:

﴿إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَبْدَأْ بِرُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَلَا يَبْرُكُ كَبُرُوْكِ الْفَحْلِ﴾ [۲۳]

تم میں سے جب کوئی سجدہ کرے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کے بل بیٹھے، اور اُونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔

---

[۲۰] دارقطنی ۱/۱/۳۴۵، بیہقی ۲/۹۹، الاعتبار ص ۸۰، محلی ۲/۱۲۹۴، مستدرک حاکم ۱/۲۲۶ قدیم، ۳۴۹ جدید، الاحادیث المختارہ لضیاء المقدسی، زاد المعاد ۱/۲۲۸

[۲۱] زاد المعاد ۱/۲۲۹، التلخیص ۱/۱/۲۵۴

[۲۲] العلل ابن ابی حاتم ۱/۱۸۸، بحوالہ زاد المعاد ۱/۲۲۹ و الضعیفہ ۲/۳۳۱

[۲۳] مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۲۹۴، بیہقی ۲/۱۰۰، زاد المعاد ۱/۲۲۶۔۲۲۷، ارواء الغلیل للالبانی ۲/۶۹

مسلک اھل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ اسکی سند میں عبداللہ بن سعید المقبری متروک وضعیف راوی ہے جیسا کے محققینِ زادالمعاد نے لکھا ہے۔اور امام بخاری، دارقطنی ،احمد بن حنبل، یحیٰی بن سعید اور فلاّس سے علاّمہ مبارکپوری نے اس راوی کا منکرالحدیث، متروک وذاھب الحدیث، غیر ثقہ وضعیف ہونا نقل کیا ہے۔ ۲۴

امام بیہقی نے اسے روایت کر کے خود اسکی سند کو ضعیف کہا ہے۔ ۲۵

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں انکی اس معاملہ میں متابعت کی ہے۔ ۲۶

شیخ البانی نے اسے باطل قرار دیا ہے۔ ۲۷

لہٰذا یہ روایت اس لائق نہیں کہ اسکی وجہ سے حدیثِ اول کو مضطرب کہا جاسکے جیسا کہ علامہ ابن قیم اور بعض دیگر حضرات نے کہا ہے۔

[4] تردیدِ دعوائے نسخ:

امام ابن خزیمہ نے دونوں طرح کی احادیث میں ضُعف وقوت کی بناء پر ترجیح کا انداز اپنانے کی بجائے ہاتھوں کو پہلے زمین پر رکھنے کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور اس پر دلیل میں انھوں نے اور امام بیہقی نے وہ حدیث بیان کی ہے جو کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جسمیں ہے:

﴿كُنَّا نَضَعُ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ فَأُمِرْنَا بِالرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ﴾ ۲۸

ہم گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ رکھتے تھے، پھر یہ حکم ہوا کہ ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھیں۔

۲۴ تحفۃ الاحوذی ۲/۱۳۸

۲۵ حوالہ سابقہ

۲۶ فتح الباری ۲/۲۹۱

۲۷ الإرواء أيضاً

۲۸ ابن خذیمہ ۱/۳۱۹، بیہقی ۲/۱۰۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ حدیث اگر صحیح ہوتی تو بقول حافظ ابن حجر واقعی جانبین کے درمیان فیصلہ کن ثابت ہوتی ،لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ انتہائی ضعیف ہے۔۲۹

امام بیہقی اسے روایت کر کے کہتے ہیں کہ یہ حدیث تو اس طرح وارد ہوئی ہے لیکن مشہور یہ ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت دورانِ رکوع ''تطبیق'' کے منسوخ ہونے کی ہے۔۳۰

تو گویا امام بیہقی نے اس حدیث میں نسخ کے ذکر کو رواۃ میں سے کسی کی خطا پر محمول کیا ہے اور امام حازمی نے بھی کتاب الاعتبار میں نسخ تطبیق والی حدیث کو ہی محفوظ قرار دیا ہے اور اس حدیث کو شاذ و متکلم فیہ۔۳۱

امام نووی نے المجموع میں اسے ضعیف قرار دیا ہے اور امام بیہقی کا اسے ضعیف کہنا بھی ذکر کیا ہے۔اسکے ایک راوی یحییٰ بن سلمہ کو باتفاق حفّاظ ضعیف کہا ہے۔ابو حاتم سے اسکا منکر الحدیث ہونا نقل کیا ہے اور امام بخاری سے نقل کیا ہے کہ اسکی بیان کردہ احادیث میں منکر احادیث بھی ہیں۔۳۲

علامہ ابن قیم نے تہذیب معالم السنن اور زاد المعاد میں لکھا ہے کہ بعض رواۃ سے غلطی ہوئی اور وَضْعُ الْیَدَیْنِ عَلٰی الرُّکْبَتَیْنِ کی بجائے اس سے وَضْعُ الْیَدَیْنِ قَبْلَ الرُّکْبَتَیْنِ ہوگیا۔اور اسے ہی معروف قرار دیا ہے کہ نسخ کا تعلق رکوع میں تطبیق سے ہے،اس مسئلہ زیرِ بحث سے نہیں۔۳۳

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ یہ روایت بیان کرنے میں ابراہیم بن اسماعیل اور انکے والد اسماعیل بن یحییٰ بن سلمہ منفرد ہیں اور وہ دونوں ضعیف ہیں۔۳۴

اور اپنی دوسری کتاب التقریب میں انھوں نے ابراھیم کو ضعیف،اور اسماعیل و یحییٰ کو متروک

۲۹ الفتح ایضاً ۳۰ حوالہ سابقہ

۳۱ الاِعتبار ص۸۰

۳۲ تہذیب معالم السنن لابن قیم علیٰ عون المعبود ۳/۷۳-۷۴،زاد المعاد ۱/۲۲۷

۳۴ فتح الباری ۲/۲۳۱

مسلک اھل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرار دیا ہے۔ ۳۵

علاّمہ البانی نے تعلیقات ابن خزیمہ میں اس حدیث کو سخت ضعیف قرار دیا ہے۔ ۳۶

تحقیق شرح السنہ میں شیخ شعیب ارناوؤط نے بھی امام بخاری، ابن معین اور نسائی سے اسکی تضعیف اور ابن قیم سے اسکے متن میں قلب وتغیر کی بات نقل کی ہے۔ ۳۷

اس ساری تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اس حدیث کا فیصلہ کن ثابت ہونا تو درکنار یہ تو سخت ضعیف ہونے کی وجہ سے نا قابل استدلال ہے۔

ایک اثر فاروقی:

اس سلسلہ میں ایک اثر فاروقی مصنف عبدالرزاق اور معانی الآثار طحاوی میں ہے، جسمیں اسود اور علقمہ کہتے ہیں:

﴿حفِظْنَا عَنْ عُمَرَ فِيْ صَلٰوتِهٖ خرّ بَعْدَ رُكُوعِهٖ عَلىٰ رُكْبَتَيْهِ كَمَا يَخِرُّ الْبَعِيْرُ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ﴾ ۳۸

ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز سے یہ یاد ہے کہ وہ رکوع کے بعد گھٹنوں کے بل بیٹھتے تھے جیسے کہ اونٹ بیٹھتا ہے۔ وہ ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھتے تھے۔

امام طحاوی نے اس اثر کی سند کو صحیح قرار دیا ہے اور شیخ البانی نے سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ میں انکی یہ تصحیح نقل کی ہے اور اس پر کوئی تعاقب نہیں کیا بلکہ اسکے ایک راوی اعمش کی تحدیث کی صراحت کر کے انکی تائید وموافقت کی ہے۔ ۳۹

---

۳۵ التقریب لابن حجر ص ۱۹، ۴۶، ۵۴۹

۳۶ حوالہ سابقہ وتحقیق ابن خذیمہ ۱/ ۳۱۹

۳۷ تحقیق شرح السنہ ۳/ ۱۳۵

۳۸ طحاوی ۱/ ۱۵۱، بحوالہ الضعیفہ ۲/ ۳۳۳ ومصنف عبدالرزاق: ۲/ ۱۶۹ بتحقیق الاعظمی

۳۹ حوالہ سابقہ

مسلک اھل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر وتقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن یہ چونکہ حضرت عمر ﷛ پر موقوف ایک اثر ہے اور دوسری طرف نبی اکرم ﷺ سے ثابت ایک حدیث ہے، لہٰذا یہ اسکا مقابلہ نہیں کرسکتا کہ گھٹنوں والی حدیث کو ترجیح دی جا سکے اور اس سلسلہ میں پائے جانے والے دوسرے آثار کی نسبت بھی یہی جواب ہے کہ جب ایک طرف ایک حدیث صحیح وثابت موجود تو پھر دوسری طرف چاہے کتنے بھی صحابہ کے آثار کیوں نہ آ جائیں، فَلَا اَثَرَ لِلْآثَارِ۔ مثلاً مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے۔

﴿اَنَّہُ کَانَ یَضَعُ رُکْبَتَیْہِ اِذَا سَجَدَ قَبْلَ یَدَیْہِ﴾۴۰ سجد کرتے وقت وہ ہاتھوں سے پہلے گھٹنے لگاتے تھے۔

جبکہ یہ بھی ضعیف ہے اسکا ایک راوی ابن ابی لیلیٰ ردئ الحفظ ہے اور نافع سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فعل روایت کرنے میں اس نے عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مخالفت بھی کی ہے جو کہ اس سے کہیں زیادہ ثقہ ہیں۔۴۱

یہ آثار ضعیف وموقوف ہونے کی وجہ سے اور یہ احادیث ضعیف ہونے کی وجہ سے اس بات کی دلیل نہیں بن سکتیں کہ نمازی کو سجدہ جاتے وقت پہلے گھٹنے زمین پر رکھنے چاہیئیں اور پھر ہاتھ بلکہ صحیح احادیث کی رو سے پہلے ہاتھ اور پھر گھٹنے رکھنا ثابت ہوتا ہے۔

[5] اونٹ کے گھٹنے؟

البتہ اس سے قبل والے اثرِ فاروقی میں ایک بات واضح طور پر آ گئی ہے کہ اونٹ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھتا ہے جو کہ اسکی اگلی ٹانگوں میں ہوتے ہیں اور جب یہ بات ایسے ہی ہے تو پھر نمازی کو

---

۴۰ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۲۹۵

۴۱ بحوالہ الاعتصام جلد ۴۳ شمارہ بابت ۱۳، جمادی الآخر ۱۴۱۲ھ، ۲ دسمبر ۱۹۹۱ء مقالہ مولانا محمد اسحاق صاحب مدرس مدرسہ رحمانیہ لاہور۔

www.ahlehadees.com مسلک اھل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر وتقاریر کا مرکز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمیں پر گھٹنے پہلے نہیں رکھنے چاہئیں کیونکہ اس سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ ۴۲

جیسا کہ اس مفہوم کی بعض احادیث ذکر کی جا چکی ہیں۔ علاّمہ ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں اس کا انکار کیا ہے کہ اونٹ کے گھٹنے اگلی ٹانگوں میں ہوں اور لکھا ہے کہ یہ بات اہلِ لغت کے علم میں بھی نہیں ہے۔ ۴۳

جبکہ ان کی یہ بات ایک تسامح ہے اور زاد المعاد کے محقّقین کے علاوہ کثیر کبار اہلِ علم نے اس پر انکا تعاقب ورد کیا ہے اور چونکہ اس معنیٰ کی حدیث سے جانبین نے ہی استدلال کیا ہے، لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اونٹ کے گھٹنوں کے بارے میں کچھ تحقیقی جائزہ پیش کر دیا جائے جس سے پتہ چل سکے کہ اس معاملہ میں کونسی جانب مبنی برحق ہے اور کس طرف خطا ہے؟

ازروئے لغت:

علاّمہ ابن قیمؒ نے تو زاد المعاد میں کہہ دیا ہے کہ اُونٹ کے گھٹنوں کا اسکی اگلی ٹانگوں میں ہونا لغتِ عربی کے ماہرین کے یہاں بھی معروف و متعارف نہیں ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ عرب اہلِ لغت کے یہاں یہ بات ملتی ہے کہ اونٹ کے گھٹنے اسکی اگلی ٹانگوں میں ہی ہوتے ہیں پچھلی میں نہیں۔ چنانچہ لغت کی بیس ضخیم جلدوں پر مشتمل کتاب لسان العرب میں ابن المنظور افریقی نے مادہ ''رکب'' میں لکھا ہے:

﴿وَرُكْبَةُ الْبَعِيْرِ فِيْ يَدِهٖ..... اونٹ کا گھٹنا اسکی اگلی ٹانگوں میں ہوتا ہے، بلکہ ہر

وَكُلُّ ذِىْ اَرْبَعٍ، رُكْبَتَاهُ فِيْ يَدَيْهِ﴾ ۴۴ چوپائے کے گھٹنے اسکی اگلی ٹانگوں میں ہوتے ہیں۔

اہلِ لغت میں سے صاحب لسان العرب کی اس صراحت کے بعد یہ کہنا تو صحیح نہیں رہا کہ اہلِ لغت کے یہاں یہ بات متعارف نہیں ہے۔

۴۲ الضعیفہ ۲/۳۳۱

۴۳ زاد لمعاد ۱/۲۲۵

۴۴ لسان العرب ابن المنظور ۱۴/۲۳۶

www.ahlehadees.com مسلک اھل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکل الآثار وشرح معانی الآثار:

مشکل الآثار اور شرح معانی الآثار میں امام طحاوی نے اس حدیث کی تصحیح وتثبیت کے دوران اور اونٹ بلکہ تمام جانوروں کی اگلی ٹانگوں میں انکے گھٹنے ہونے میں کوئی استحالہ نہ ہونے کا پتہ دیتے ہوئے، اور انسان کو اس سے مستثنٰی قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

﴿لا یبرک علی رکبتیه اللتین فی رجلیه کما یبرک البعیر علی رکبتیه اللتین فی یدیه ولکن یبدأ فیضع اولا یدیه اللتین لیس فیهما رکبتان، ثم یضع رکبتیه، فیکون ما یفعل فی ذالک بخلاف ما یفعل البعیر﴾ ۴۵	وہ گھٹنوں کے بل نہ بیٹھے جو کہ اسکی ٹانگوں میں ہوتے ہیں جس طرح کہ اونٹ گھٹنوں کے بل بیٹھتا ہے جو کہ اسکی اگلی ٹانگوں میں ہوتے ہیں، بلکہ پہلے ہاتھ رکھے جن میں کہ اس کے گھٹنے نہیں ہوتے، پھر گھٹنے رکھے اسطرح وہ بیٹھنے میں اُونٹ کے برعکس طریقہ سے بیٹھے گا۔

اور علماء احناف میں سے ہی علاّمہ علی قاری نے المرقاۃ شرح المشکوٰۃ میں حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی شرح بیان کرتے ہوئے لکھا ہے: اِذا سجد احدکم فلا یبرک کمایبرک البعیر میں اس بات سے روکا گیا ہے کہ کوئی شخص اونٹ کی طرح پہلے گھٹنے اور پھر ہاتھ رکھے۔ اس حدیث میں اُونٹ سے تشبیہ دی گئی ہے جب کہ وہ اپنے ہاتھ ہی گھٹنوں سے پہلے رکھتا ہے، کیونکہ انسان کے گھٹنے اسکی ٹانگوں میں ہوتے ہیں اور جانوروں کے گھٹنے اسکے ہاتھوں (اگلی ٹانگوں) میں ہوتے ہیں۔ پس جب کوئی پہلے گھٹنے زمین پر رکھے گا تو وہ بیٹھنے میں اونٹ سے مشابہ ہوگا۔ اور آگے ولیضع یدیه قبل رکبتیه کی شرح میں لکھا ہے کہ تورپشتی نے اعتراض کیا ہے کہ:

اونٹ کی طرح بیٹھنے سے کیسے روکا ہے؟ جبکہ آگے پھر ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھنے کا حکم بھی

۴۵ بحوالہ تحقیق زاد المعاد ۱/۲۲۵ وصفۃ الصلوٰۃ ص ۸۲

مسلک اھل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر وتقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا ہے جبکہ اونٹ اپنے ہاتھ پہلے رکھتا ہے۔تو اسکا جواب یہ ہے کہ انسان کے گھٹنے تو اسکی ٹانگوں میں ہوتے ہیں جبکہ چوپایوں کے گھٹنے تو انکے ہاتھ (اگلی ٹانگوں) میں ہوتے ہیں۔ ۴۶

لسان العرب میں ابن المنظور کے علاوہ ازہری نے تہذیب اللغہ (۲۱۶/۱۰) میں اور ابن سیدہ نے المحکم (۱۶/۷) میں بھی ذکر کیا ہے کہ اونٹ کے گھٹنے اسکی اگلی ٹانگوں میں ہوتے ہیں۔ ۴۷

معروف محقق علامہ ابن حزم نے بھی المحلی میں اسی بات کو ثابت کیا ہے کہ اونٹ کے گھٹنے اسکے ہاتھوں یعنی اگلی ٹانگوں میں ہوتے ہیں نہ کے پچھلی ٹانگوں میں۔ ۴۸

اور وہ بیٹھتے وقت گھٹنے ہی زمین پر پہلے لگاتا ہے، جبکہ نبی اکرم ﷺ نے اس طرح بیٹھنے سے نمازی کو منع کیا ہے اور پہلے زمین پر ہاتھ اور پھر گھٹنے رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔

کتب حدیث کی روشنی میں:

اونٹ کے گھٹنوں کا اسکی اگلی ٹانگوں میں ہونا، کتبِ حدیث سے بھی ثابت ہے:

۱. امام قاسم سرقسطی نے اپنی کتاب غریب الحدیث میں صحیح سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

﴿لَا يَبْرُكُ اَحَدٌ بُرُوْكَ الْبَعِيرِ الشَّارِدِ﴾ تم میں سے کوئی کسی بپھرے ہوئے اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔

اور امام قاسم اس حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ نماز میں سجدہ جانے کے بارے میں ہے کہ آدمی اپنے جسم کو یکبارگی نہ گرا دے جس طرح کہ بدکا ہوا اور غیر مطمئن اونٹ کرتا ہے، بلکہ اطمینان کے ساتھ بیٹھے۔ پہلے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور پھر دونوں گھٹنے۔ اور اس

۴۶ المرقاۃ ملا علی قاری بحوالہ تحفۃ الاحوذی ۱۳۶/۲ ۴۷ بحوالہ ہفت روزہ الاعتصام ایضاً
۴۸ المحلی ۱۲۹/۴/۲

مسلک اھل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر وتقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ میں ہی ایک مرفوع ومفسّر حدیث بھی ہے۔اورانھوں نے آگے اس موضوع کے شروع میں بیان کی گئی پہلی حدیثِ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی وارد کی ہے۔۴۹

۲. اسی طرح ہی وہ اثر فاروقی بھی ہے جو ہم پہلے ذکر کرچکے ہیں لہٰذا اسے یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں اسمیں بھی واضح طور پر یہ بات آگئی ہے کہ اونٹ کے گھٹنے اسکی اگلی ٹانگوں میں ہی ہوتے ہیں نہ کہ پچھلی ٹانگوں میں۔

۳. اوران دوآثار پرمستزاد صحیح بخاری شریف اوردیگر کتب کی وہ حدیث بھی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ سے تعلق رکھتی ہے۔حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ جو اسوقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے وہ گھوڑا لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے اور دیکھ بھی لیا،لیکن جب قریب پہنچے تو انکا گھوڑا معجزاتی طور پر گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا۔اس حدیث میں حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں:

﴿سَاخَتْ يَدَا فَرَسِيْ فِيْ الْأَرْضِ حَتَّى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ﴾ ۵۰ میرے گھوڑے کی دونوں اگلی ٹانگیں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئیں۔

بخاری میں معروف صحابی کے ان الفاظ سے بھی معلوم ہوا کہ اونٹ اوردیگر چوپایوں کے گھٹنے اگلی ٹانگوں میں ہوتے ہیں۔

خلاصہ:

اس ساری بحث سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی پہلی حدیث کا جزءاول جزءثانی کے مخالف نہیں ہے بلکہ اس طرح ہی صحیح ہے کہ نمازی اونٹ کی طرح اپنے گھٹنے زمین پر پہلے نہ رکھے بلکہ ہاتھ پہلے رکھے کیونکہ اونٹ کی طرح گھٹنے پہلے رکھنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے

---

۴۹ تحقیق زادالمعاد ۱/۲۲۵ نقلاً عن غریب الحدیث للامام السرقسطی ۲/۷۰ وصحّحاہ وصفۃ الصلوٰۃ ص ۸۲

۵۰ بخاری مع الفتح وتحفۃ الاحوذی ۲/۱۳۹

مسلک اھل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر وتقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں آیا ہے۔

علّامہ ابن قیمؒ کی وجوہاتِ ترجیح:

علّامہ ابن قیمؒ نے تہذیب معالم السنن اورزاد المعاد میں گھٹنے پہلے رکھنے کوراجح قرار دینے کیلئے دس (۱۰) وجوہاتِ ترجیح بیان کی ہیں جنکا خلاصہ یہ ہے کہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی پہلی حدیث مقلوب ① ومضطرب ② اورمنسوخ ③ ومتکلّم ④ فیہ ہے، جبکہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ والی حدیث پراکثر کا عمل ⑤ ہے، اسکے بعض ⑥ شواہد ہیں، بعض ⑦ صحابہ کے آثار اسکے موافق ہیں، اسمیں ⑧ حکایتِ فعل ہے اوراس میں واردہ افعال ⑨ دوسری روایات سے بھی ثابت ہیں اوروہی نبی ﷺ کی اُونٹ کی طرح بیٹھنے سے ممانعت ⑩ والی حدیث کے موافق بھی ہے۔ ۵۱

جب کہ موصوف کے اس موقف پر تعاقب کرتے ہوئے محقّقین زادلمعاد نے لکھاہے کہ مصنف نے جس جانب کوراجح قرار دیا ہے، وہ صحیح نہیں بلکہ راجح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث ہے، اور اسکے اسباب ووجوہات بھی انھوں نے تحقیق وتعلیقات میں ذکر کیۓ ہیں۔ ۵۲

مختلف مواقف:

۱. امام نووی نے المجموع میں دونوں طرح کے دلائل ذکر کر کے لکھاہے کہ مجھ پر کسی جانب کی ترجیح ظاہر نہیں ہوسکی۔ ۵۳

۲. امام شوکانی نے نیل الاوطار میں تمام تفصیلات ذکر کر کے اس مسئلہ کو معارک الانظار اورمضائق

۵۱ مختصراًاززادالمعاد ۱/۲۳۰۔۲۳۱

۵۲ تحقیق زادالمعاد ۱/۲۲۳۔۲۳۰

۵۳ المجموع وبحوالہ سابقہ

www.ahlehadees.com مسلک اھل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر وتقاریر کا مرکز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الافکار میں سے ایک قرار دے دیا ہے۔۵۴ھ

۳. محقق مقبلی، شاہ ولی اللہ محدِّث دہلوی اور مولانا محمد جونا گڑھی نے دونوں طرح کی احادیث میں جمع و تطبیق کی راہ اپنائی ہے کہ جب زمین کے قریب ہو جائیں اور گھٹنے مڑ جائیں تو ہاتھ پہلے رکھ لیں اور پھر گھٹنے، جبکہ ایک روایت میں امام مالکؒ و احمدؒ اور علاّمہ مقبلی و جونا گڑھی نے دونوں کو ہی برابر قرار دیا ہے چاہے کسی کو بھی اختیار کر لیں۔۵۵ھ

جب کہ بات دراصل یوں ہے کہ یہ اُس وقت ہوتا جب دونوں طرف کی احادیث صحیح ہوتیں، لیکن یہاں ایسا نہیں ہے، ہم تفصیل بیان کر آئے ہیں کہ ہاتھ پہلے رکھنے والی احادیث صحیح ہیں اور گھٹنے پہلے رکھنے کا پتہ دینے والی روایات ضعیف ہیں۔

۴. اسکے باوجود جمہور اہل علم اور بقول قاضی ابو الطیب کے، عام فقہاء نے اسے ہی اختیار کیا ہے۔ ابن المنذر نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، ابراہیم نخعی، مسلم بن یسار، ثوری (ایک روایت میں) احمد بن حنبلؒ، شافعیؒ، اسحاق بن راہویہ اور اہل رائے احناف سے یہی مسلک نقل کیا ہے اور خود بھی اسے ہی اپنایا ہے۔۵۶ھ

۵. گھٹنے پہلے رکھنے والی روایات کے ضعف کے پیش نظر اور ہاتھ پہلے رکھنے والی احادیث کے صحیح ہونے کی بنا پر امام مالکؒ، اوزاعی، ایک روایت میں امام احمدؒ اور جمہور اہلحدیث و محدِّثین نے پہلے ہاتھ رکھنے کا مسلک اختیار کیا ہے اور امام مالکؒ نے تو یہ بھی کہا ہے:

﴿هَذِهِ الصِّفَةُ اَحْسَنُ فِيْ خُشُوْعِ الصَّلٰوةِ﴾ ۵۷ھ یہ انداز، ازروئے خشوع بہت اچھا ہے۔

۵۴ھ نیل الاوطار ۲/۱/۲۸۳، ۲/۳/۹۹ ۵۵ھ النیل ایضاً و صلوٰۃ الرسول ﷺ محقق ص ۲۸۳ نقلاً عن ''صلوٰۃ محمدی''، تحفۃ الاحوذی ۲/۱۳۶، فتح الباری ۲/۲۹۱

۵۶ھ النیل ۲/۳/۹۷، زاد المعاد ۱/۲۲۹-۲۳۰، کتاب الاعتبار حازمی ص ۷۹-۸۰، تحفۃ الاحوذی ۲/۱۳۵، عون المعبود ۳/۶۸

۵۷ھ فتح الباری ۲/۲۹۱

مسلک اھل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسباب ووجوہاتِ ترجیح:

اسی آخری مسلک کے راجح ہونے کے اسباب ووجوہات بھی کئی ہیں، مثلاً:

ا. ہاتھ پہلے رکھنے کا پتہ دینے والی حدیث صحیح ہونے کے ساتھ قولی ہے اور گھٹنے پہلے رکھنے کا پتہ دینے والی حدیث ضعیف ہونے کے علاوہ فعلی ہے۔ اور تعارض کی صورت میں ترجیح قولی حدیث کو ہوا کرتی ہے، جیسا کہ وجوہِ ترجیح کے ضمن میں امام حازمی نے سینتیسویں (۳۷) وجہ یہ لکھی ہے:

﴿اَنْ یَّکُوْنَ اَحَدُ الْحَدِیْثَیْنِ قَوْلاً وَالْآخَرُ فِعْلاً، فَا لْقَوْلُ اَبْلَغُ فِیْ الْبَیَانِ وَلَا نَّ النَّاسَ لَمْ یَخْتَلِفُوْافِیْ کَوْنِ قَوْلِهٖ حُجَّۃً وَاخْتَلَفُوْ افِیْ اِتِّبَاعِ فِعْلِ لَا نَّ الْفُعْلَ لَا یَدُلُّ بِنَفْسِهٖ عَلٰی شَئٍْ بِخِلَافِ الْقَوْلِ فَیَکُوْنُ اَقْوٰی﴾ ۵۸

دو حدیثوں میں سے ایک قولی اور دوسری فعلی ہو تو قول، بیان میں زیادہ بلیغ ہوتا ہے اور آپ ﷺ کے قول کے دلیل حجت ہونے میں کسی کا کوئی اختلاف بھی نہیں ہے۔ البتہ اتباعِ عمل مین اختلاف ہے، کیونکہ فعل فی نفسہ کسی چیز پر دلالت نہیں کرتا، بخلاف قول کے، لہٰذا قولی حدیث اَقویٰ (زیادہ قوی) ہوتی ہے۔

اور علامہ ابن الترکمانی نے بھی سنن کبریٰ بیہقی کے حاشیہ الجوہر النقی میں لکھا ہے کہ ہاتھ پہلے رکھنے کا پتہ دینے والی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث قولی ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے۔ لہٰذا علماء اصول کے نزدیک اسے گھٹنے پہلے رکھنے کا پتہ دینے والی حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پر ترجیح ہوگی کیونکہ اسکی دلالت فعلی ہے۔ ۵۹

اور یہاں فعلی کی قولی پر ترجیح والے اصول کی بنیاد میں کارفرما سبب بھی بیان کرتے جائیں کہ

---

۵۸ الاعتبار ص۲۰ نیز دیکھئے ص۱۸ وجہ ترجیح نمبر ۲۶

۵۹ الجوھر النقی ابن الترکمانی ماوردی ۱/۱۰۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امت کی نسبت قولی حدیث میں کسی قسم کا کوئی اشکال نہیں پایا جاتا کہ یہ عمل افرادِ امت کیلئے نبی ﷺ نے تجویز فرمایا ہے۔ جب کہ فعلی حدیث میں اس بات کا امکان پایا جاتا ہے کہ وہ عمل کہیں نبی ﷺ کے خصائص میں سے نہ ہو، جیسے ایک مرد کے نکاح میں زیادہ سے زیادہ چار بیویوں والی آیت اور قولی احادیث ہیں۔ اور خود نبی ﷺ کا عمل مبارک بیک وقت نو ازواج مطہرات سے نکاح ہے۔ ہمارے لئے قولی واجب العمل اور یہ فعل نبی ﷺ کے خصائص میں سے ہے۔ اور خصائص کے بارے میں عموماً صراحت ہوتی ہے، لیکن چونکہ کبھی صراحت نہ ہونیکی وجہ سے کسی کام کے خصائص مصطفیٰ ﷺ میں سے ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ لہٰذا علماء اصول نے مستقل اصول وضع کر دیا کہ قولی حدیث راجح ہوگی اور فعلی مرجوح اور مسئلہ زیر بحث میں قولی حدیث پہلے ہاتھ رکھنے کا پتہ دیتی ہے۔

۲. اگر دونوں طرح کی احادیث کو صحیح مان لیا جائے (حالانکہ فی الحقیقت ایسا نہیں ہے) تو پھر بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہاتھوں والی قولی حدیث کی تائید حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ایک دوسری صحیح حدیث سے بھی ہو جاتی ہے جو صحیح بخاری میں تعلیقاً و موقوفاً اور ابن خزیمہ و دار قطنی، سنن بیہقی و کتاب الاعتبار حازمی اور مستدرک حاکم کے حوالے سے ہم ذکر کر چکے ہیں اور امام حاکم نے اپنا رجحان ہاتھوں والے نظریہ کی طرف ظاہر کیا ہے اور اسکا سبب یہ لکھا ہے کہ اسکے بارے میں صحابہ و تابعین سے بہت ساری احادیث و آثار ملتے ہیں۔ لہٰذا راجح مسلک یہی ہے اور دوسری جانب اگرچہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ والی حدیث ہے، لیکن وہ چونکہ ضعیف ہے اور پھر حضرت انس و ابّی بن کعب رضی اللہ عنہما والی روایات ہیں تو وہ ذکر کی گئی تفصیل کی رو سے اتنی ضعیف ہیں کہ پہلی کی شاہد و مؤیّد بننے کے قابل نہیں۔ لہٰذا یہ جانب مرجوح ہے۔

۳. ایک ہی موضوع سے متعلقہ دو طرح کی احادیث آجائیں اور اس تعارض میں ایک نفی پر مشتمل ہو اور دوسری اثبات پر، یعنی ایک میں کسی کام کو کرنے کا حکم دیا گیا ہو اور دوسری میں نہ کرنے کا، تو ایسی

مسلک اہل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اہلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

صورت میں حذر وممانعت والی حدیث راجح ہوگی ، اور یہ ایک مستقل وجہ ترجیح ہے۔ مسئلہ زیر بحث میں حضرت وائل رضی اللہ عنہ والی حدیث مُثبت ہے، جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی منفی ہے کہ اونٹ کی طرح پہلے گھٹنے زمین پر مت لگاؤ لہٰذا یہی راجح ہے۔ ان اور ایسی ہی دوسری وجوہات و اسباب کی بناء پر حافظ ابن حجر نے بلوغ المرام میں اسی طرح حافظ ابن سید الناس، قاضی ابوبکر ابن العربی اور علامہ ابن الترکمانی نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہاتھوں کو پہلے رکھنے والی حدیث کو ہی راجح قرار دیا ہے اور امام بخاری کا واضح رجحان بھی اسی طرف ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں انکی تبویب سے معلوم ہو رہا ہے۔ اور امام ابن العزی کے بقول ، یہی عملِ اہلِ مدینہ بھی ہے۔ شیخ احمد شاکر، علاّمہ عبدالرحمٰن مبارک پوری، محدّث البانی، شیخ عبدالقادر ارناؤوط اور شیخ شعیب ارناؤوط نے بھی پہلے زمین پر ہاتھ رکھنے اور پھر گھٹنے لگانے والے موقف کو ہی راجح قرار دیا ہے اور اختیار کیا ہے۔ امام خطابی نے معالم السنن میں حضرت وائل رضی اللہ عنہ والی حدیث کو راجح قرار دیا ہے۔ ٦٠

اور ہماری ذکر کردہ تفصیل سے انکی اس بات کا ضُعف بھی واضح ہو گیا ہے۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ ٦١

ایک وضاحت:

سجدہ جاتے وقت پہلے ہاتھ رکھے جائیں یا گھٹنے؟

اس سلسلہ میں تفصیلی تحقیق ہم نے ذکر کردی ہے، جسکی رو سے ہمارے نزدیک ہاتھوں کا زمین پر گھٹنو سے پہلے رکھنا ہی اَولیٰ ہے، لیکن یہاں اس بات کی وضاحت کر دینا مناسب لگتا ہے کہ بعض اہلِ

---

٦٠ معالم السنن خطابی ۱/۱/۱۸۰، المنتقیٰ للمجد ابن تیمیہ ۲/۳/۹۹

٦١ مزید تفصیلات کیلئے دیکھیے بلوغ المرام مع السبل ۱/۱/۱۸۹، الجوہر النقی ۱/۱۰۰۔ تحفۃ الاحوذی ۲/۱۳۷۔۱۳۸، بخاری مع الفتح ۲/۲۹۰۔۲۹۱، عون المعبود ۳/۱۷، تحقیق زاد المعاد ۱/۲۲۳۔۲۳۱، الضعیفہ ۲/۳۳۲، الارواء ۲/۸۰، صلوٰۃ الرسول مولانا سیالکوٹی تحقیق عبدالرؤف ص ۲۸۳۔۲۸۶

مسلک اهل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اهلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم نے جو کہا ہے کہ ان دونوں طرح کی احادیث کو یوں جمع کر لیا جائے کہ قیام سے سجدہ کی طرف اس انداز سے جھکیں کہ جیسے آپ کے گھٹنے اور ہاتھ بیک وقت ہی زمین پر جا لگیں گے، لیکن قریب ہو کر پہلے ہاتھ لگائیں اور پھر گھٹنے، اس جمع و تطبیق میں کوئی حرج نہیں، بلکہ یہ بڑی مناسب بات ہے۔ خصوصاً اس لئے کہ پہلے گھٹنے رکھنا صحیح طور پر ثابت نہیں ہو رہا اور اس میں بظاہر کچھ شانِ کبر و نخوت سی بھی پائی جاتی ہے اور اگر کھڑے کھڑے ہی دونوں ہاتھوں کو آگے کی طرف بڑھاتے ہوئے سجدہ جانے لگیں تو یہ بھی کچھ اتنا اچھا نہیں لگتا، بلکہ ایسے محسوس ہوتا ہے، جیسے کوئی فلائی (پرواز) کرنے لگا ہو، خصوصاً اگر کوئی لاپرواہی سے آگے ہاتھ بڑھائے سجدہ جا رہا ہو۔

لہٰذا غیر اَولیٰ انداز اور بے ہنگم و غیر درست انداز کے مابین مذکورہ جمع و تطبیق سے کام لیا جائے تو اولیٰ پر عمل ہو جائے گا اور معیوب انداز سے بھی بچا جا سکے گا۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ کھڑے کھڑے ہی ہاتھوں کو آگے کی جانب نہ بڑھایا جائے اور انہیں زمین پر پہلے لگائیں اور پھر ساتھ ہی گھٹنے لگا لیں۔

واللہ الموفّق إلی سواء السبیل

مسلک اہل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اہلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تراجم وتصانیف محمد منیر قمر

	نام کتاب	شائع کردہ	تاریخ طباعت
1	آئینہ نبوت (سیرت النبی ﷺ ایک اچھوتے انداز میں)	بزم الهلال، جامعہ سلفیہ فیصل آباد	1396ھ 1976ء
2	رمضان المبارک۔	بزم الهلال، طبع اول	1396ھ 1976ء
	(روحانی تربیت کا مہینہ)	مکتبہ کتاب وسنت، طبع دوم	1422ھ 2001ء
3	کشف الشبہات (توحید)	الحاج علی محمد سعید الباقرین، شارجہ	1400ھ 1981ء
4	مسنون ذکرِ الٰہی (مختصر)	الحاج عامر محمد سعید الباقرین، شارجہ	1401ھ 1981ء
5	مناسک الحج والعمرہ	الحاج عامر محمد سعید الباقرین، شارجہ	1981ء
6	درآمدہ گوشت کی شرعی حیثیت	شیخ محمد صالح کندی، شارجہ	1981ء
7	خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (اردو)	صدیقی ٹرسٹ۔ کراچی	
8	خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (انگلش)	مسلم اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن۔ ابرڈین یونیورسٹی	1401ھ 1981ء
9	انسانی تاریخ کی خفیہ ترین تحریک	صدیقی ٹرسٹ۔ کراچی	1401ھ 1981ء
10	دعوت الی اللہ اور داعی کے اوصاف	ادارۃ الاسلامیہ۔ فیصل آباد	1402ھ 1982ء
11	وجوبِ عمل بالسنہ اور کفر منکر	الادارۃ الاسلامیہ۔ فیصل آباد	1401ھ 1982ء
12	تین اہم اصولِ دین اور شروط الصلوٰۃ	الادارۃ الاسلامیہ۔ فیصل آباد	1403ھ 1983ء
13	تین اہم اصولِ دین	دارالافتاء۔ الریاض طبع اول	1985ء
	۲۰۰۰ء تک (چھ ایڈیشن)	المکتب التعاونی بالبدیعہ وغیرہ	1413ھ
14	قبولیت عمل کی شرائط (طبع اوّل)	روبی جیولرز۔ دبئی	1411ھ 1991ء
	(طبع دوم)	المہتاب انٹر پرائزز۔ قطر	1412ھ 1992ء
	(طبع سوم)	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2001ء

مسلک اھل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	شایع کردہ	تاریخ طباعت
15 مسنون ذکر الٰہی (مفصل) طبع اول	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1981ء
طبع دوم	" "	1994ء
طبع سوم	" "	2001ء
16 سیرت امام الانبیاء (طبع اول)	مکتبہ ابن تیمیہ۔قطر	1992ء
17 شراب اور دیگر منشیات (طبع اول)	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1993ء
18 سوئے حرم (حج وعمرہ) ..طبع اول	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1989ء
طبع دوم	" "	1995 ء
19 فقہ الصلوٰۃ (جلد اول)..طبع اول	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1990ء
20 فقہ الصلوٰۃ (جلد دوم)	مکتبہ کتاب و سنّت ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1414ھ 1999ء
21 فقہ الصلوٰۃ (جلد سوم) زیر کتابت	نورِ اسلام اکیڈمی۔لاہور	
22 فقہ الصلوٰۃ (جلد چہارم)	زیر ترتیب	
23 رمضان المبارک واحکام روزہ	زیر کتابت	1421ھ 2000ء
24 احکام زکوٰۃ وصدقات	"	
25 جہاد اسلامی کی حقیقت	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء
26 سود ورشوت	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2001ء
27 زنا کاری وفحاشی	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2001ء
28 چند اختلافی مسائل میں راہِ اعتدال	"	تیار برائے طباعت
29 مقالاتِ قمر	"	تیار برائے طباعت
30 گلدستہ نصیحت سے پچاس پھول۔	"	1421ھ 2000ء
31 پچاس سوال وفتاویٰ احکام حیض کے بارے	"	تیار برائے طباعت
32 محرمات (حرام امور)	"	تیار برائے طباعت
33 ممنوعات (ناجائز امور)	"	تیار برائے طباعت

مسلک اھل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر وتقاریر کا مرکز **www.ahlehadees.com**

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	شایع کردہ	تاریخ طباعت
34 لوطت واغلام بازی	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء
35 انسداد زنا ولواطت کیلئے اسلام کی تدابیر	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء
36 سورۃ فاتحہ فضیلت ومقتدی کے لئے حکم	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	تیار برائے طباعت
37 آمین۔معنی ومفہوم، مقتدی کے لئے حکم	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء
38 رفع الیدین، جانبین کے دلائل کا جائزہ	”	تیار برائے طباعت
39 درود شریف۔فضائل واحکام	نور اسلام اکیڈمی۔لاہور	1422ھ 2001ء
40 ظہور امام مہدی، (طبع اول)	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1420ھ 2000ء
41 مسائل قربانی وعیدین		تیار برائے طباعت
42 الامام العلاّمہ ابن باز	زیر کتابت	
43 الامام المحدّث الالبانی	زیر کتابت	
44 نماز پنجگانہ کی رکعتیں مع وتر و تہجّد	علی فؤاد پبلشرز لاہور، توحید پبلیکیشنز بنگلور	1421ھ 2000ء
45 فریضہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور ضرورتِ جہاد	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	2000ھ 1421ء
46 اسیرانِ جہاد اور مسئلہ غلامی	” ”	1422ھ 2001ء
47 جمعہ مبارک۔فضائل ومسائل	مسودہ تیار برائے طباعت	
48 نماز باجماعت کا حکم	مسودہ تیار برائے طباعت	
49 مباحات ومکروہات ومفسداتِ نماز	مسودہ تیار برائے طباعت	
50 تفسیر سورۃ الحجرات	مسودہ تیار برائے طباعت	
51 تمباکو نوشی	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	
52 دخولِ جنّت کے تیس اسباب	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء
53 انسانی جان کی قدر وقیمت اور فلسفۂ جہاد	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2001ء
54 مسائل واحکام طہارت (مفصّل)	مسودہ تیار برائے طباعت	

مسلک اھل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر وتقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	شایع کردہ	تاریخ طباعت
55 قبروں پر مساجد یا مساجد میں قبریں اور مقاماتِ نماز	مسودہ تیار برائے طباعت	
56 مسائل واحکام مساجد	مسودہ تیار، برائے طباعت	
57 نماز کیلئے مردوزن کالباس	مسودہ تیار، برائے طباعت	
58 وجوبِ نقاب (چہرہ کا پردہ)	مسودہ تیار، برائے طباعت	
59 اوقاتِ نماز	مسودہ تیار، برائے طباعت	
60 مسائل واحکامِ آذان و اقامت	مسودہ تیار، برائے طباعت	
61 مصنوعی اعضاء کی صورت میں غسل ووضوء	مسودہ تیار، برائے طباعت	
62 ننگے سر نماز	مسودہ تیار، برائے طباعت	
63 نماز میں عدمِ پابندی اور تارکِ نماز کا حکم	مسودہ تیار، برائے طباعت	
64 غیر مسلموں سے تعلقات اور انکے جھوٹے کھانے پانی کا حکم۔	مسودہ تیار، برائے طباعت	
65 آدابِ دعا (مقامات، اوقات وغیرہ)	مسودہ تیار، برائے طباعت	
66 حج مسنون (شارجہ ٹیلیویژن سے نشر کردہ پروگرام)	مسودہ تیار، برائے طباعت	
67 مسائل واحکام لباس وپردہ	مسودہ تیار، برائے طباعت	
68 زیارتِ مدینہ منوّرہ (آداب واحکام)	مسودہ تیار، برائے طباعت	
69 مختصر مسائل واحکامِ طہارت ونماز	مسودہ تیار، برائے طباعت	
70 عیدِ میلادالنبی ﷺ صحیح تاریخ ولادت مصطفیٰ، جشنِ میلادوفات پر	مسودہ تیار، برائے طباعت	
71 رکوع میں آکر ملنے والے کی رکعت	مسودہ تیار، برائے طباعت	
72 خطباتِ مسجدِ نبوی ﷺ	” ”	
73 خطباتِ مسجدِ حرام	” ”	

مسلک اھل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر وتقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	شایع کردہ	تاریخ طباعت
74 مختصر احکام ومسائلِ رمضان وروزہ	مسودہ تیار، برائے طباعت	
75 روزہ داروں کے لئے چند ضروری نصیحتیں	مسودہ تیار، برائے طباعت	
76 نماز وروزہ کی نیّت	مسودہ تیار، برائے طباعت	
77 رکوع سے سجدے میں جانے کی کیفیّت	مسودہ تیار، برائے طباعت	
78 مختصر فضائل ومسائلِ حج وعمرہ	مسودہ تیار، برائے طباعت	

مسلک اهل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اهلِ الحدیث کی تحریر وتقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ